بدنام و شکستہ جام کہتی ہے اُسے
ناکارہ و بے مرام کہتی ہے اُسے

جس قوم نے آزاد غلاموں کو کیا
ساری دنیا غلام کہتی ہے اُسے!

اے کشتیِ قوم کھینے والے فریاد
اُچٹی ہوئی نیند لینے والے فریاد

تجھ سے نہ کہیں تو حالِ دل کس سے کہیں؟
فریاد کی داد دینے والے فریاد!

اے زندگیٔ ملّتِ بیضا فریاد
اے امّتِ مرحوم کے آقا فریاد

ملّت پہ تری خوابِ فنا ہے طاری
اے خواب کشِ گنبدِ خضرا فریاد

جاوید ہے عمرِ لازوالِ اسلام
"اکملتُ لکم" نصِ کمالِ اسلام

ہے اسکی جڑوں میں خونِ اصحابِ رسولؐ
لغزش میں نہ آئے گا نہالِ اسلام

اسلام میں روحِ کار باقی نہ رہی
شادابیٔ برگ و بار باقی نہ رہی

طائر ہیں خراب، آشیاں ہیں برباد
یعنی اس کی بہار باقی نہ رہی

وطن

از جناب نہال سیوہاروی

سرورِ دیدہ و دل عالمِ دیارِ وطن
ہزار خلد در آغوش ہے بہارِ وطن

وطن کا جب لبِ شاعر پہ نام ہوتا ہے
تو اک حدیثِ محبت کلام ہوتا ہے

فضائے دل سے وفاؤں کے راگ اٹھتے ہیں
تمام عشق کے جذبات جاگ اٹھتے ہیں

وطن کے سرو و سمن کی ادائیں کیا کہنا
وطن کے باغ، وطن کی ہوائیں کیا کہنا

بہشت زا ہیں وطن کے بلند و بالا کوہ
نہ پوچھ کیا ہیں وطن کے بلند و بالا کوہ

ہر ایک حُسن سراپا ارے معاذ اللہ
وطن کے چشمہ و دریا ارے معاذ اللہ

وطن کا روپ ہے ہر ایک لاکلام عزیز
وطن کی صبح ہے دلکش وطن کی شام عزیز

عزیز سب کو وطن کی ہیں چاندنی راتیں
پسند اپنے چمن کی ہیں چاندنی راتیں

برس رہی ہے پیالے شراب کیا کہنا
وطن میں دلکشیٔ آفتاب کیا کہنا

وطن کا چاند، وطن کے نجوم اچھے ہیں
وطن کے پھولوں کو جی بھر کے چوم اچھے ہیں

ہوا کرے یہ جہاں پُر حسیں نگاروں سے
ہے عشق اپنے وطن ہی کے ماہ پاروں سے

سپردِ خاکِ وطن ہوں خوشی کی بات ہے موت
جو ایسی شکل سے آئے تو پھر حیات ہے موت

تمہاری ذات سے ہے برقرار شانِ وطن
مجاہدانِ وطن، اے دلاورانِ وطن

تمہارے عزمِ دلیرانہ کا بیاں تاریخ
تمہاری فرض شناسی کی داستاں تاریخ

ہو فرد جوش میں، ہمت میں بیمثال ہو تم
وطن کے لال ہو تم، ہاں وطن کے لال ہو تم

تمہیں کو فاتحِ میدانِ جنگ کہتے ہیں
غریب دیس کی ناموس و ننگ کہتے ہیں

فضائے عرصہ گہِ جنگ کھیل ہے تم کو
عدوئے ملک کا چورنگ کھیل ہے تم کو

قسم ہے تم کو وطن کے حسیں نظاروں کی
وطن کے دلکش و تابندہ آبشاروں کی

تمہیں وطن کی بہار آفریں سحر کی قسم
ہے ذوقِ حسنِ وطن جس کو اس نظر کی قسم

قسم ہے تم کو طربناک مرغزاروں کی
قسم ہے گنگ و جمن کے حسیں کناروں کی

تمہیں بلندیٔ کوہِ ہمالہ کی سوگند
عروج مندیٔ کوہِ ہمالہ کی سوگند

قسم ہے جرأتِ روزِ مصاف کی تم کو
قسم ہے خنجرِ اژدر شگاف کی تم کو

تمہیں وطن کی تمنائے آبرو کی قسم
جو تیغ زن تھے اُن اسلاف کے لہو کی قسم

وطن کی اپنے بہر نوع لاج رکھنا تم
وطن کے فرقِ منور پہ تاج رکھنا تم